

اور بندگی کیسے کر سکتے ہیں جب تک کہ یہ خوف اور یہ یقین آپ کے دل میں تازہ نہ ہوتا رہے۔ اگر اس چیز سے آپ کا دل خالی ہو تو کیونکر ممکن ہے کہ رات دن جو ہزاروں معاملات آپ کو دنیا میں پیش آتے ہیں، ان میں آپ خدا سے ڈر کر نیکی پر قائم رہیں گے اور بدی سے بچیں گے؟

جو واقعی چیز جو عبادت الہی کے لیے نہایت ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ آپ خدا کے قانون سے واقف ہوں، ایسے کہ اگر آپ کو قانون کا علم ہی نہ ہو تو آپ اسکی پابندی کیسے کر سکتے ہیں؟ یہ کام بھی نماز انجام دیتی ہے۔ نماز میں قرآن جو پڑھا جاتا ہے، یہ اسی لیے ہے کہ روزانہ آپ خدا کے احکام اور اسکے قانون سے واقف ہوتے رہیں۔ جمعہ کا خطبہ بھی اسی لیے ہے کہ آپ کو اسلام کی تعلیم سے واقفیت ہو۔ نماز باجماعت اور جمعہ سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ عالم اور عامی بار بار ایک جگہ جمع ہوتے رہیں، اور لوگوں کو ہمیشہ خدا کے احکام سے واقف ہونے کا موقع ملتا رہے۔ اب یہ آپ کی بد قسمتی ہے کہ آپ نماز میں جو کچھ پڑھتے ہیں اس سے واقف ہونے کی کوشش نہیں کرتے۔ آپ کو جمعہ کے خطبے بھی ایسے سنائے جاتے ہیں جن سے آپ کو اسلام کا کوئی علم حاصل نہیں ہوتا۔ اور نماز کی جماعتوں میں اگر نہ آپ کے عالم اپنے جاہل بھائیوں کو کچھ سکھاتے ہیں اور نہ جاہل اپنے عالم بھائیوں سے کچھ پوچھتے ہیں۔ نماز تو آپ کو ان سب فائدوں کا موقع دیتی ہے۔ آپ خود فائدہ نہ اٹھائیں تو نماز کا کیا فطور؟

پانچویں چیز یہ ہے کہ ہر مسلمان زندگی کے اس مہنگامہ میں اکیلا نہ ہو، بلکہ سب مسلمان مل کر ایک مضبوط جماعت بنیں اور خدا کی عبادت، یعنی اس کے احکام کی پابندی کرنے اور اس کے قانون پر عمل کرنے، اور اس کے قانون کو دنیا میں جاری کرنے کے لیے ایک دوسرے کی مدد کریں۔ آپ جانتے ہیں کہ اس زندگی میں ایک طرف مسلمان، یعنی خدا کے فرمانبردار بندے ہیں اور دوسری طرف کفار یعنی خدا کے بائنی بندے ہیں۔ رات دن فرمانبرداری اور بغاوت کے

درمیان کشمکش برپا ہے۔ باغی خدا کے قانون کو توڑتے ہیں، اور اس کے خلاف دنیا میں شیطانی قوانین کو جاری کرتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں اگر ایک ایک مسلمان تنہا ہو تو کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ضرورت اس کی ہے کہ خدا کے فرمانبردار بندے مل کر اجتماعی طاقت سے بغاوت کا مقابلہ کریں اور خدا کے قانون کو نافذ کریں۔ یہ اجتماعی طاقت پیدا کرنے والی چیز، تمام چیزوں سے بڑھ کر ناز ہے۔ پانچ وقت کی جماعت، پھر جمعہ کا بڑا اجتماع، پھر عیدین کے اجتماع، یہ سب مل کر مسلمانوں کو ایک مضبوط دیوار کی طرح بنا دیتے ہیں اور ان میں وہ یک جہتی اور عملی اتحاد پیدا کرتے ہیں جو روزمرہ کی عملی زندگی میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کا مددگار بنانے کے لیے فروری ہے۔

## نماز میں آپ کیا پڑھتے ہیں؟

برادران اسلام! پچھلے خطبہ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ نماز کس طرح انسان کو اللہ کی عبادت یعنی بندگی اور اطاعت کے لیے تیار کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں جو کچھ میں نے کہا تھا اس سے آپ نے اندازہ کر لیا ہو گا کہ جو شخص نماز کو محض فرض اور حکم الہی جان کر باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا ہے وہ اگر نماز کی دعاؤں کا مطلب نہ سمجھتا ہو تب ہی اسکے اندر کس طرح خدا کا خوف، اور اسکے حاضر و ناظر ہونے کا یقین، اور اسکی عدالت میں ایک روز حاضر ہونے کا اعتقاد بہر وقت تازہ ہوتا رہتا ہے۔ اور کس طرح اسکے دل میں یہ عقیدہ ہمیشہ زندہ رہتا ہے کہ وہ خدا کے سوا کسی کا بندہ نہیں اور خدا ہی اسکی اصلی یاد اور حاکم ہے۔ اور کس طرح اسکے اندر فرض شناسی کی عادت اور خدا کے احکام بجالانے کے لیے مستعدی پیدا ہوتی ہے۔ اور کس طرح اس میں وہ صفات خود بخود پیدا ہونے لگتی ہیں جو انسان کی ساری زندگی کو خدا کی بندگی و عبادت بنا دینے کے لیے ضروری ہیں۔ اب میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر انسان اسی نماز کو سمجھ کر ادا کرے، اور نماز پڑھتے وقت یہ بھی جانتا رہے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو اسکے خیالات اور اسکی عادات اور خصائل پر کتنا زبردست اثر پڑے گا، اس کے ایمان کی قوت کس قدر بڑھتی چلی جائے گی اور اسکی زندگی کا رنگ کیسا پلٹ جائیگا۔

سب سے پہلے اذان کو بھیجیے۔ دن میں پانچ وقت آپ کو کیا کہہ کر پکارا جاتا ہے؟ اللہ اکبر، اللہ اکبر، "خدا سب سے بڑا ہے، خدا سب سے بڑا ہے"۔ "اشھدان لا الہ الا اللہ"۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی بندگی کا حق دار نہیں"۔ "اشھدان محمد آرسول اللہ"

”میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں“۔ ”حی علی الصلوٰۃ“۔ ”اُو نماز کے لیے ایسی علی الفلاح“۔ ”اُو اس کام کے لیے جس میں فلاح اور بہبودی ہے“ اللہ اکبر۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ ”لا الہ الا اللہ“۔ ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں“۔

دیکھو! یہ کیسی زبردست پکار ہے۔ ہر روز پانچ مرتبہ یہ آواز کس طرح تمہیں یاد دلاتی ہے کہ ”زمین میں جتنے بڑے بڑے خدائی کے دعویدار نظر آتے ہیں سب جھوٹے ہیں، زمین و آسمان میں ایک ہی ہستی ہے جس کے لیے بڑائی ہے، اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ اُو اس کی عبادت کرو۔ اسی کی عبادت میں تمہارے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔“ کون ہے جو اس آواز کو سن کر ہل نہ جائیگا؟ کیونکر ممکن ہے کہ جبکہ دل میں ایمان ہو وہ اتنی بڑی گواہی اور ایسی زبردست پکار کو سن کر اپنی جگہ بیٹھا رہے اور اپنے مالک کے آگے سر جھکانے کے لیے دوڑ نہ پڑے؟

اسکے بعد تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو۔ منہ قبلہ کے سامنے ہے۔ پاک صاف ہو کر یاد شاہ عالم کے دربار میں حاضر ہو۔ سب سے پہلے تمہاری زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہیں: (رَبِّی وَجَعَلْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فِی السَّمٰوٰتِ ذَاکَ مُرْتَضًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُنْسَلِبِیْنَ۔) میں نے یکسو ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف پھیر دیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا ہے اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو خدائی میں کسی اور کو شریک ٹھہراتے ہیں۔ اس زبردست بات کا اقرار کر کے تم نمازوں تک ہاتھ اٹھاتے ہو، گویا دنیا و مافیہا سے دست بردار ہو رہے ہو۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیتے ہو، گویا اب تم بالکل اپنے بادشاہ کے سامنے مؤدب اور دست بستہ کھڑے ہو۔ اسکے بعد تم کیا عرض معروض کرتے ہو؟

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَكَالذَّغِيْرِكِ

”پاک ہے تو اسے میرے معبود! تعریف و ستائش ہے تیرے لیے۔ برکت والا ہے تیرا نام۔ سب سے

بندوبالہے تیری بزرگی۔ اور کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔“

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔“ خدا کی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان مردود کی درانداز اور شرارت سے۔“

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔“ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے۔“  
الحمد للہ رب العالمین۔“ تعریف خدا کے لیے ہے جو سارے جہان والوں کا پالنے والا ہے۔“ الرحمن الرحیم۔“ نہایت رحمت والا بڑا مہربان ہے۔“ مالک یوم الدین۔“ روزِ آخرت کا حاکم ہے (جس میں اعمال کا فیصلہ کیا جائیگا اور ہر ایک کو اسکے کیے کا پھل ملے گا)۔“ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔“ مالک! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔“

اهدنا الصراط المستقیم۔“ ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔“ صراط الذین انعمت علیہم۔“ ایسے لوگوں کا راستہ جن پر تو نے فضل کیا ہے اور انعام فرمایا ہے۔“ غیر المخصوٰ علیہم ولا الضالین۔“ اور نہ ان کا راستہ جو جھکے ہوئے ہیں، اور راست سے ہٹ گئے ہیں۔“ آمین۔“ خدایا، ایسا ہی ہو۔ مالک ہماری اس دعا کو قبول کر۔“

اسکے بعد تم قرآن کی چند آیتیں پڑھتے ہو، جن میں سے ہر ایک میں امرت بھرا ہوا ہے۔ نصیحت ہے، عبرت ہے، سبق ہے، اور اسی راو راست کی ہدایت ہے جس کے لیے سورہ فاتحہ میں تم دعا کر چکے تھے۔ مثلاً

والعصر ان الانسان لفی خس۔“ زمانہ گواہ ہے کہ انسان ٹوٹے میں ہے۔“  
الا الذین امنوا و عملوا الصالحات۔“ مگر ٹوٹے سے بچے ہوئے صرف وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے۔“ و تو اصوا بالحق و تو اصوا بالصبر۔“ اور جنہوں نے ایک دوسرے کو حق پر چلنے کی ہدایت کی اور حق پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتے رہے۔“ اس

یہ سبق ملتا ہے کہ تباہی اور نامرادی سے انسان بس اسی طرح بچ سکتا ہے کہ ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اور صرف اتنا ہی کافی نہیں، بلکہ ایمانداروں کی ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو دین حق پر قائم ہونے اور قائم رہنے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں۔

یامثلًا اسرأیت الذی یکذب بالذین۔ تو نے دیکھا کہ جو شخص روزِ جزا کو نہیں مانتا وہ کیسا آدمی ہوتا ہے؟ "فذلک الذی یدع الیتیم" ایسا ہی آدمی یتیم کو دھتکارتا ہے۔ "ولا یحض علی طعام المسکین" اور مسکین کو آپ کھانا کھلانا تو درکنار دوسروں سے بھی یہ کہنا پسند نہیں کرتا کہ غریب کو کھانا کھلاؤ۔ "فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتهم ساهون الذین ہم یراؤن ویمنعون الماعون" افسوس ہے ایسے نمازیوں پر جو روزِ آخرت پر یقین نہیں رکھتے، ایسے نماز سے غفلت کرتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں تو محض دکھاوے کے لیے اور ان کے دل ایسے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ذرا فوراً سہ چیزیں حاجت مندوں کو دیتے ہوئے بھی ان کا دل دکھتا ہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ آخرت کا یقین اسلام کی جان ہے۔ اسکے بغیر آدمی کبھی اُس راستہ پر چل ہی نہیں سکتا جو خدا کا سیدھا راستہ ہے۔

یامثلًا ویل لکل ہمنة لمن تاة" افسوس ہے اس شخص کے حال پر جو لوگوں کی عیب چینی کرتا اور لوگوں پر آوازے کتا ہے۔ "الذی جمع ما کلاً و وعد دة" روپیہ جمع کرتا اور گن گن کر رکھتا ہے۔ "یحسب ان مالہ اخلد دة" اپنے دل میں سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ رہیگا۔ "کلا لیبذن فی الحطمة" ہرگز نہیں، وہ ایک دن ضرور مرے گا اور حطمہ میں ڈالا جائیگا۔ "وما ادرناک ما الحطمة" اور تمہیں معلوم ہے کہ حطمہ کیا چیز ہے۔ "ناس اللہ الموقدۃ الّتی تطلع علی الافئدة" اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ جسکی لپٹیں دلوں پر چھا جاتی ہیں۔ انہا علیہم موصدۃ فی عمد مدد دة" وہ اونچے اونچے ستون جیسے شعلوں کی صورت میں انکو

گھیرے گی۔

خضر تم قرآن پاک کی جتنی سورتیں یا آیتیں نمازیں پڑھتے ہو وہ کوئی نہ کوئی اعلیٰ درجہ کی نصیحت یا ہدایت تم کو دیتی ہیں، ما اور تمہیں بتاتی ہیں کہ خدا کے احکام کیا ہیں جنکے مطابق تمہیں دنیا میں عمل کرنا چاہیے۔ ان ہدایتوں کو پڑھنے کے بعد تم اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع کرتے ہو گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے مالک کے آگے جھکتے ہو اور بار بار کہتے ہو سبحان ربی العظیم۔ پاک ہے میرا پروردگار جو بڑا بزرگ ہے۔ پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے ہو اور کہتے ہو سمح اللہ لمن حمدہ۔ اللہ نے سن لی اس شخص کی بات جس نے اسکی تعریف بیان کی۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہو سجدے میں گر جاتے ہو اور بار بار کہتے ہو سبحان ربی الاعلیٰ۔ پاک ہے میرا پروردگار جو سب سے بالا و برتر ہے۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھاتے ہو اور نہایت ادب سے بیٹھ کر یہ پڑھتے ہو۔

التحیات لله والصلوات والطیبات۔ ہماری سلامیاں، ہماری نمازیں اور ساری پاکیزہ باتیں اللہ کے لیے ہیں۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سلام آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین۔ سلام منی ہو ہم پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر۔ اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محمد آخدا ورسولہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ یہ شہادت دینے وقت تم شہادت کی انگلی اٹھاتے ہو، کیونکہ یہ نمازیں تمہارے عقیدے کا اعلان ہے، اور اسکو زبان سے ادا کرتے وقت خاص طور پر توجہ اور زور دینے کی ضرورت ہے۔ اسکے بعد تم درود پڑھتے ہو اللہم صل علیٰ سیدنا وعلیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم۔ اللہم بارک علیٰ سیدنا وعلیٰ آل محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم۔

”خدا یا رحمت فرما ہمارے سردار اور مولیٰ محمد اور انکی آل پر جس طرح تو نے رحمت فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔ اور خدا یا برکت نازل فرما ہمارے سردار اور مولیٰ محمد اور انکی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر“ یہ درود پڑھنے کے بعد تم اللہ سے دعا کرتے ہو: اللعنة اى اعوز بك من عذاب جهنم و اعوز بك من عذاب القبر و اعوز بك من فتنة المسيح الدجال و اعوز بك من فتنة المحيا و الممات و اعوز بك من الماتم و المتعتم  
 ”خدا یا میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اُس گمراہ کرنے والے دجال کے فتنے سے جو زمین پر چھا جائے والا ہے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔ خدا یا میں تیری پناہ مانگتا ہوں برائے اعمال سے اور قرض داری سے“

یہ دعا پڑھنے کے بعد تمہاری نماز پوری گئی۔ اب تم مالک کے دربار سے واپس ہوتے ہو، اور واپس ہو کر پہلا کام کیا کرتے ہو؟ یہ کہ دائیں بائیں مڑ کر تمام حاضرین اور دنیا کی ہر چیز کے لیے سلامتی اور رحمت کی دعا کرتے ہو، السلام علیکم ورحمة اللہ۔ یہ وہ بشارت ہے جو خدا کے دربار سے پہلے تمہارے تمہارے نیا کے لیے لائے ہو۔

یہ ہے وہ نماز جو تم صبح اٹھ کر دنیا کے کام کاج شروع کرنے سے پہلے پڑھتے ہو۔ پھر چند گھنٹے کام کاج میں مشغول رہنے کے بعد دو پہر کو خدا کے دربار میں حاضر ہو کر دوبارہ یہی نماز ادا کرتے ہو۔ پھر چند گھنٹوں کے بعد تیسرے پہر کو پھر یہی نماز پڑھتے ہو۔ پھر چند گھنٹے اور مشغول رہنے کے بعد شام کو اسی نماز کا اعادہ کرتے ہو۔ پھر دنیا کے کاموں سے فارغ ہو کر سونے سے پہلے آخری مرتبہ اپنے مالک کے سامنے جاتے ہو۔ اس آخری نماز کا خاتمہ وتر پڑھنا ہے جسکی تیسری رکعت میں تم ایک عظیم شان اقرار نامہ اپنے مالک کے سامنے پیش کرتے ہو۔ یہ دعائے قنوت ہے۔ قنوت کے